صاحبزادہ مولانا قاری عبدالباسط

خطیب مسجد الشعیبی جدۃ

مسئلہ تقلید

فتنۂ عدم تقلید اور تقلید کے بارے میں علماء سعودیہ کی وضاحت

امیر ابن مسعودؒ اور شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کے ہدایات اور فتاویٰ کی روشنی میں

تقلید کے مسئلہ میں ہمارے بعض مہربان عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور شرک کا رٹہ لگاتے ہیں، پھر نام سعودیہ کا استعمال کرتے ہیں۔ درج ذیل مضمون سے صورتحال واضح ہوجاتی ہے کہ سعودی حکومت اور وہاں کے مفتی صاحبان اور علماء نہ صرف یہ کہ ائمہ اربعہ کو ماننے والے ہیں بلکہ وہ ان کے پیروکار ہیں اور اس طرح کا پروپیگنڈا کرنے والے دونوں طرف کے عوام کو گمراہ کرکے اپنا الّو سیدھا کرتے ہیں۔...... (ع۔م۔قاسمی)

❁❁❁

قارئین کی یاددہانی اور علم میں اضافے کی خاطر یہاں اس مملکت مبارکہ السعودیہ کے دو عظیم بانیوں کے ارشادات نقل کئے جاتے ہیں جو اس بارے میں کہے گئے ہیں۔

الامام المجدد الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بارے میں فرمایا:

فنحن ولله الحمد متبعون لا مبتدعون على مذهب الإمام أحمد بن حنبل (رحمة الله عليه) (الدرر السنية في الأجوبة النجدية [illegible])

ایک مقام پر امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ اپنے عقیدے کو بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

هذا اعتقادنا و هذا مشى عليه السلف الصالحين من المهاجرين والانصار والتابعين و تابع الدين والأئمة الأربعة رضى الله عنهم أجمعين......(الدرر السنية [illegible])

یہ ہمارا اعتقاد ہے کہ اور یہی تبع تابعین اور ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم اجمعین قائم رہے۔''

الشیخ عبدالرحمٰن بن عبداللہ السویدی العراقی کے نام ایک خط میں امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

واخبرک أنی وللہ الحمد متبع، لست بمتدع، عقیدتی و دینی الذی أدین اللہ بہ ھو مذھب أھل السنة والجماعة الذی علیہ أئمة المسلمین مثل الأئمة الأربعة وأتباعھم الیٰ یوم القیامة ......(الدرر السنیة

''میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ میں بحمد اللہ پابند شریعت ہوں، میں بدعتی نہیں ہوں، میرا عقیدہ اور میرا دین جس پر میں عامل ہوں، وہی ہے جو اہل سنت والجماعت کا ہے، جس پر مسلمانوں کے ائمہ جیسے أئمہ اربعہ ہیں اور جس پر قیامت تک ان کے متبعین رہیں گے۔''

ایک موقع پر امام امیر عبدالعزیز بن محمد بن سعود اور امام الشیخ محمد بن عبدالوہاب (ان دونوں اماموں) نے احمد بن محمد العدیلی البھکلی الیمانی کے نام ایک خط میں لکھا:

وأما ما ذکر تم من حقیقة الاجتھاد فنحن مقلدون الکتاب والسنة وصالحی سلف الأمة وما علیہ الاعتماد من أقوال الأمة الأربعة أبی حنیفة النعمان بن ثابت، ومالک بن أنس و محمد بن ادریس و أحمد بن حنبل رحمھم اللہ تعالیٰ (الدرر السنیة۹۷)

''آپ نے جو اجتہاد کی حقیقت کے بارے میں ذکر کیا تو ہم بہر حال کتاب وسنت اور سلفِ امت کے صالحین کی تقلید کرنے والے ہیں اور ائمہ اربعہ ابوحنیفہؒ نعمان بن ثابت، مالک بن انسؒ، محمد ادریسؒ اور احمد بن حنبلؒ کے ان اقوال کی جن پر اعتماد کیا جاتا ہے۔''

امام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے الشیخ عبداللہ نے اپنے بارے میں لکھا:

''ونحن ایضا فی الفروع علیٰ مذھب الامام أحمد بن حنبل ولا ننکر علی من قلد أحد الأئمة الأربعة دون غیرھم لعدم ضبط مذاھب الغیر کالرافضیة، و الزیدیة، والامامیة ونحوھم ولا نقرھم ظاھر علی شئ من مذاھبھم الفاسدة بل نجبرھم علی تقلید أحد الأئمة الأربعة'' (الدرر السنیة: ۹۷)

''ہم بھی فروعی مسائل میں امام احمد بن حنبلؒ کے مسلک پر قائم ہیں اور ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید کرنے والے پر نکیر نہیں کرتے، ہاں ائمہ اربعہ کے علاوہ دوسرے مذاہب فاسدہ جیسے رافضیہ، زیدیہ، امامیہ وغیرہ کی ضبط وتدوین نہ ہونے کی بناء پر کسی کے لئے اس کی تقلید کو درست نہیں سمجھتے، بلکہ لوگوں کو ائمہ اربعہ ہی میں سے کسی ایک کی تقلید پر مجبور کرتے ہیں۔''

امام محمد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے الشیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب (رحمۃ اللہ علیہم جمیعا) نے الدرر السنیۃ میں شائع شدہ ایک اور مقام پر اپنے اور اپنے والد کے عقائد کے بارے میں لکھا ہے:

قد روی البخاری من حدیث أبی ھریرة رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال: كل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبى، قيل ومن يأبى؟ قال من أطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد أبى، فتأمل رحمك الله ما كان عليه رسول الله ﷺ وأصحابه بعده والتابعون لهم بإحسان إلى يوم الدين و ما عليه الأئمة المقتدى بهم من أهل الحديث والفقهاء كأبي حنيفة ومالك والشافعي وأحمد بن حنبل رضي الله عنهم أجمعين لكي تتبع آثارهم۔" (الدرر السنية ۱/۲۶۵)

"امام بخاریؒ نے سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میرا ہر امتی جنت میں داخل ہوگا سوائے اس کے جو انکار کرے، دریافت کیا گیا اور وہ کون ہے جو انکار کرے گا؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے یقیناً انکار کیا۔ پس غور کرو اللہ تم پر رحم کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے اصحاب اور تابعین کرامؒ کا طریقہ کیا تھا؟ نیز محدثین اور فقہاء میں سے جن کی اقتداء کی جاتی ہے، جیسے ابوحنیفہ، مالک، شافعی اور احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اجمعین، ان کا طریقہ کیا تھا تاکہ تم ان کے نقش قدم پر چل سکو اور ان کی پیروی کر سکو۔"

الشیخ العلامۃ عبدالرحمٰن بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ابو محمد حرب بن اسماعیل الکرمانیؒ کی کتاب مسائل المعرفۃ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

"باب القول في المذهب ۔ هذا مذهب أئمة العلم وأصحاب الأثر وأهل السنة المعروفين بها المقتدى بهم فيها وأدركت من أدركت من علماء العراق والحجاز والشام و غيرهم عليها، فمن خالف شيئا من هذه المذاهب أو طعن فيها أوعاب قائلها فهو مبتدع خارج من الجماعة زائل عن منهج السنة والسبيل الحق۔" (الدرر السنية ۱/۲۶۶)

"مذہب کے بارے میں کچھ کہنے کا بیان۔ یہ ائمہ علم اصحاب حدیث اور اہل سنت کا مذہب ہے جو اسی سے معروف ہیں اور اس معاملہ میں جن کی اقتداء و پیروی کی جاتی ہیں۔ میں نے جن عراقی، حجازی و شامی علماء کرام وغیرہ سے ملاقات کی، انہیں اسی (مذہب) پر پایا، پس جو شخص بھی ان مذاہب سے کچھ بھی مخالفت کرے، زبان درازی کرے یا اس کے ماننے والے کو برا بھلا کہے، وہ شخص بدعتی، جماعت سے خارج منہج سنت اور راہِ حق سے منحرف ہے۔"

مملکت سعودیہ کی تاسیس اور اس مبارک مملکت کے قیام کے ساتھ ساتھ ان عظیم ائمہ کرام امام محمد بن عبدالوہاب اور امام امیر محمد بن سعود (وأولادهم رحمة الله عليهم جميعا) نے اصلاح و دعوت کے

کام کو بھی جاری رکھا اور توحید خالص کی دعوت کو عام کیا۔ یہ ائمہ کرام آلِ سعود اور آلِ شیخ (رحمۃ اللہ علیہم جمیعا) تمام کے تمام حنبلی تھے اور امام احمد بن حنبلؒ کی تقلید کیا کرتے تھے۔ اسی تقلید کے بارے میں ایک مقام پر امام محمد بن عبدالوہاب کے بیٹے الشیخ عبداللہ فرماتے ہیں:

”وأما تقليد من بذل جهده في اتباع ما أنزل الله و خفي عليه بعضه، وقلد فيه من هو أعلم منه فهذا محمود غير مذموم ومأجور غير مأزور۔“

”رہا ایسا شخص جو احکام الٰہی کی پیروی میں اپنی پوری کوشش صرف کرے اور بعض غیر واضح مسائل میں اپنے سے زیادہ علم والے کی تقلید کرے تو یہ اچھی بات ہے، کوئی بری نہیں، وہ شخص عنداللہ ماجور ہوگا گنہگار نہ ہوگا۔“

ہمارے آج کے دور کے جدید فتنوں میں ایک فتنہ عدم تقلید کا فتنہ بھی ہے، مادر پدر آزادی اور کھلی آوارگی چاہنے والے یہ لوگ نہ صرف اپنے آپ کو ہر قسم کی پابندی سے مستغنی سمجھتے ہیں، بلکہ دوسروں کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ ہر ایک شخص براہِ راست کتاب وسنت سے مسائل استنباط کرے (حالانکہ یہ کام مجتہدین علماء وفقہاء ہی کر سکتے ہیں، جو اجتہاد کے درجہ پر فائز ہیں) اور کسی بھی امام کی تقلید نہ کرے، ان لوگوں کا یہ سنہرا نعرہ بھی عام ہے کہ ہم تو کتاب وسنت کو مانتے ہیں، کسی امام یا فقہ وغیرہ کی تقلید نہیں کرتے۔ اسی قسم کے لوگوں کے بارے میں امام محمد بن عبدالوہاب کے بیٹے الشیخ عبداللہ (رحمۃ اللہ علیہم) نے فرمایا:

”وإن لم يكن فيه أهلية كحال العوام الذين لا معرفة لهم بأدلة الكتاب والسنة فهؤلاء يجب عليهم التقليد سؤال أهل العلم“ (ایضاً ۲۶/۴)

”اور اس میں اگر اہلیت نہ ہو جیسا عوام کا حال ہوتا ہے کہ ان میں کتاب وسنت کے دلائل سے کوئی واقفیت نہیں ہوتی تو انہی لوگوں پر تقلید اور صرف اہل علم سے سوال کرنا واجب ہے۔“

الشیخ عبداللطیف بن عبدالرحمٰن بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے امام الدعوۃ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا:

”وأما في الفروع والأحكام فهو حنبلي المذهب لا يوجد له قول مخالف لما ذهب إليه الأئمة الأربعة بل ولا خرج عن أقوال أئمة مذهبه، (ایضاً ۲۲۶/۱)

”فروعی احکام ومسائل میں وہ مسلکاً حنبلی تھے، ان کا کوئی قول ایسا نہیں جو ائمہ اربعہ کے مسلک کے خلاف ہو، بلکہ اپنے مذہب کے ائمۂ کرام کے اقوال سے بھی انہوں نے خروج نہیں کیا۔“

ائمۂ کرام کے ان اقوال کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ عوام الناس کے لئے فتنوں سے بچاؤ اور ذہنی الجھنوں سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ وہ بجائے خود کسی ایک امام کی تقلید کریں اور اہل علم کے

فتاویٰ پر عمل کریں۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ امام محمد بن عبدالوہاب اور امام امیر محمد بن سعود اوران کی اولاد (رحمۃ اللہ علیہم جمیعا) جو اپنے وقت کے ائمہ ہدایت ہی نہیں، ائمہ اجتہاد بھی تھے، یہ سب کے سب حنبلی المذہب تھے اور جمہور فقہاء کرام کی رائے پر عمل کرتے تھے، حتیٰ کہ بعض مسائل میں امام ابن تیمیہ اور امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہما کے ان فتاویٰ کو مثلاً ایک مجلس کی تین طلاق میں اسی مسلک کو اختیار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''هذا وعندنا أن الإمام ابن القيم و شيخه امام حق من أهل السنة وكتبهم عندنا من أعز الكتب الا أنا غير مقلدين لهم فى كل مسألة، فان كل أحد يؤخذ من قوله ويترك الا نبينا محمد صلى الله عليه وسلم و معلوم مخالفتنا لهما فى عدة مسائل منها طلاق الثلاث بلفظ واحد فى مجلس ، فانا نقول به تبعا للأئمة الأربعة ونرى الموقف صحيحا۔''

''ہمارے نزدیک امام ابن القیم اوران کے شیخ امام حق تھے اور اہل سنت میں سے تھے، ان کی کتابیں ہمارے نزدیک بڑی قیمتی اور معتبر کتابیں ہیں، مگر یہ کہ ہم پھر بھی ہر مسئلہ میں ان کی تقلید کرنے والے نہیں، کیونکہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سوا ہر شخص ایسا ہے کہ اس کی کچھ باتیں قبول کی جاتی ہیں تو کچھ چھوڑ دی جاتی ہیں، کئی مسائل میں ہماری ان دونوں (اماموں) سے مخالفت معروف ہے، جن میں ایک ہی لفظ سے ایک مجلس میں تین طلاق والا مسئلہ ہے کہ ائمہ اربعہ کی اتباع میں اسی کے قائل ہیں (کہ یہ تین طلاق شمار ہوں گی) اور اسی موقف کو صحیح سمجھتے ہیں۔''

فضیلۃ الدکتور عبدالعزیز بن ابراہیم العسکر (حفظ اللہ تعالیٰ) نے موجودہ مملکتِ سعودی عرب کے بانی الامام القائلد المجاہد عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود (رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ) کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے حجاجِ کرام سے خطاب کرتے ہوئے ۱۳۵۶ھ میں کہا تھا:

''والذى نمشى عليه هو طريق السلف و نحن لا نكفر احدا الا من كفره الله ورسوله وليس لنا مذهب سوى مذهب السلف الصالح ولا نؤيد بعض المذاهب على بعضها فأبو حنيفة والشافعى ومالك وابن حنبل ائمتنا فمن وجدنا الحديث الصحيح معه اتبعناه فان لم يكن هناك نص فانما هوا الاجتهاد فى الفروع والاصل كتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم''

''ہمارا طریقہ وہی ہے جو سلف صالحین کا تھا، ہم کسی کو کافر نہیں کہتے، الا یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ہی اسے کافر قرار دے، سلف صالحین کے مذہب کے سوا ہمارا کوئی دوسرا مذہب نہیں اور نہ

ہم ایک فقہی مذہب کو دوسرے پر ترجیح دیتے ہیں۔ پس امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ ہمارے امام ہین، البتہ جس مسئلہ میں جن کے قول کو حدیثِ صحیح کے موافق پاتا ہوں اس کی اتباع کرتا ہوں اور جب کسی مسئلہ کی بابت کوئی نص موجود نہ ہو تو پھر وہ فروعی مسائل ہیں جنہیں اجتہاد کے ذریعہ حل کیا جاتا اور اصل کی حیثیت بہر حال اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت ہی کو حاصل ہے۔''

جلالۃ الملک امام عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک موقع پر واضح طور پر ارشاد فرمایا:

''**فعليكم بالتفقه في دينكم واتباع نبيكم صلى الله عليه وسلم وسلفكم الصالح من الصحابة والتابعين لهم باحسان الى يوم القيامة، وقد تقدم لكم البيان بأننا في الأصل على القرآن ، وفي الفروع على مذهب الإمام أحمد بن حنبل رضي الله عنه**''۔(نص نداء الامام عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ ماخوذ من حیاۃ الملک عبدالعزیز:۲۰۳)

''آپ لوگوں پر ضروری ہے کہ دین کی صحیح سمجھ پیدا کریں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، سلف صالحین یعنی صحابہ کرام اور قیامت تک آنے والے ان کے متبعین کی اتباع کریں اور جیسا کہ ہم پہلے وضاحت کرچکے ہیں کہ ہمارے نزدیک اصل کی حیثیت قرآن کو حاصل ہے اور فروعی مسائل میں ہم امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب کے پابند ہیں۔''

یہاں محاکم قضاء میں امام احمد بن حنبلؒ کے مفتیٰ بہ قول پر عمل و فیصلہ کے سلسلے میں قضاء کمیٹی کی تجویز نمبر:۳ تاریخ ۱۳۲۶/۱/۱۷ھ ملاحظہ ہو:

أ......أن يكون مجرى القضاء في جميع المحاكم منطبقا على المفتى به من مذهب الإمام احمد بن حنبل نظر السهولة مراجعة كتبه۔

ج...... يكون اعتماد المحاكم في سيرها على مذهب الإمام أحمد على الكتب الآتية: شرح المنتهى ۲...... شرح الإقناع''

''تمام عدالتوں میں فیصلہ امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب کے مفتی بہ قول پر کیا جائے، اس لئے کہ اس میں کتابوں کی مراجعت میں سہولت ہے۔(ج) عدالتیں فقہ حبنلی کے سلسلہ میں ان کتابوں پر اعتماد کریں(۱)**شرح المنتهى**(۲) **شرح الإقناع**''